



URDU Gif Format

تہرائی رافضیوں (شیعوں) کا رد

رد الرفضہ

۱۳۲۵ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ رَدُّ الرِّفْضَةِ

(ترآئی رافضیوں کا رد)

www.alahazrat.net/work.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از سیٹاپور مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض
بنی عم رافضی تہر آئی ہیں وہ عصبہ بن کروثر سے ترک لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں اس
صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ بیٹنوا تو جبروا۔

الجواب

الحمد لله الذی ہدانا وکفانا وانا عن
الرفض والخروج وکل بلاء نجانا والصلوۃ
والسلام علی سیدنا ومولانا وعلیٰ صلواتنا وعلیٰ صلواتنا
محمد وآلہ وصحبہ الاولین ایمانا والاحسنین
احسانا والامکنین ایقاناً آمین!
سب حمدیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت
دی اور رفض اور خروج سے کفایت اور پناہ دی اور
ہر بلا سے نجات دی اور صلوٰۃ و سلام ہو ہمارے آقا
مولیٰ، ہمارے ملجا اور ماویٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور ان کی آل و صحابہ پر جو ایمان لانے میں پہلے اور نیکی
میں حسن اور ایمان و یقین میں نچرے ہیں، آمین!

صورتِ مستفسرہ میں یہ رافضی اس مرحومہ سیدہ سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی علم نہیں خاص تحقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے :

موانع الارث اربعة (الی قولہ) واختلاف وراثت کے موانع چار ہیں، دین کا اختلاف، تنگ الدینینؑ

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیقی اکبر و فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انھیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامۃ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ ۶۳ میں ہے :

ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بہا کقولہ ان اللہ تعالیٰ جسم کالاجسام و انکاسۃ صحبۃ الصدیقؑ

اگر ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے یا صدیقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

طحاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۲۲ میں ہے : و کذا خلافتہ اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل ۱۵ اور غرر انہ المفیقین قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقترار بہ ومن لا یصح میں ہے :

الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فهو مبتدع ولو انکر خلافتہ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر

تو کافر ہے :

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامة احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۵ میں ہے :

۱۰	السراجی فی المیراث	فصل فی الموانع	ایح ایم سعید مکنی کراچی	ص ۴
۱۱	درمختار	باب الامامۃ	مطبع مجتہدانی دہلی	۸۳/۱
۱۲	حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار	باب الامامۃ	دار المعرفۃ بیروت	۲۴۴/۱
۱۳	غرر انہ المفیقین	کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقترار بہ ومن لا یصح	قلمی	۲۸/۱

فی الروافض من فضل علیا علی السلاطین
من ابتداع وان انکر خلافة الصدیق او عمر
رضی اللہ عنہما فهو کافر۔
رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو خلفا ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

وجیز امام کروری مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے :
من انکر خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو
کافر فی الصحیح ومن انکر خلافة عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فهو کافر فی الاصح۔
خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے، یہی
صحیح ہے، اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۲ میں ہے :
قال المرغینانی تجوز الصلوة خلف صاحب
هوی وبدعة ولا تجوز خلف الرافضی والجمہی
القدری والمشبہ ومن یقول بخلق
القرآن حاصلہ ان کان هوی لا یکفر به
ضاحیہ تجوز مع الکراهة ولا خلاف۔
امام مرغینانی نے فرمایا بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز
ادا ہو جائیگی اور رافضی، تہمی، قدری، شبہی کے پیچھے ہوگی نہیں
اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اُس بد مذہبی کے باعث
وہ کافر نہ ہو تو نماز اُس کے پیچھے کراہت کے ساتھ
برجائے گی ورنہ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے :
هكذا فی التبیین والخلاصة وهو الصحیح
هكذا فی البدائع۔
ایسا ہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے
ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اُسی کی جلد ۳ صفحہ ۲۹۴ اور بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ اور الاشباہ قلی فی ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار
والبصائر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۷ اور فتاویٰ القرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین مطبوعہ مصر
ص ۱۳ سب میں فتاویٰ خلاصہ سے ہے :

الرافضی ان کان یسب الشیخین ویلعنہما
والعیاذ باللہ تعالیٰ فهو کافر وان کان
رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو
معاذ اللہ بُرا کہے کافر ہے، اور اگر لولا علی کرم اللہ

لہ حاشیہ شریعی تبیین الحقائق کتاب الصلوة باب الامامة والحدث فی الصلوة مطبعة الکبری الامیر میصر ۱/۱۳۵
لہ فتاویٰ بزازیہ علی ہاشم فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا مما یجب الکفارہ من اہل البدع نورانی تہذیبیہ ۱/۳۱۸
لہ تبیین الحقائق کتاب الصلوة باب الامامة والحدث فی الصلوة مطبعة الکبری الامیر میصر ۱/۱۳۴

يفضل عليا كره الله تعالى وجهه عليهما
فهو مبتدع يله
تعالى وجهه كوصديق اكر اور عرفا روق رضی اللہ عنہ افضل بتا
تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔

اسی کے صفحہ مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ ص ۲۱ میں فتاویٰ ظہیریہ سے ہے:
من انكر امامة ابی بكر الصديق رضی اللہ
تعالى عنه فهو كافر وعلى قول بعضهم هو
مبتدع وليس بكافر والصحيح انه كافر و
كذلك من انكر خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه في اصح الاقوال
امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے
اور بعض نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں، اور صحیح یہ
ہے کہ وہ کافر ہے، اسی طرح خلافت فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح قول پر کافر
ہے۔

وہیں فتاویٰ بزازیہ سے ہے:
ويجب اكفاسهم با كفار عثمان وعلى وطلحة و
نہيبي وعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہم
وحضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔
بجز الرائی مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے:

يكفر بانكاره امامة ابی بكر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
على الاصم كانكاره خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ
عند على الاصم
اصح یہ ہے کہ ابو بکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانهر شرح ملتی الابحار مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے:
الرافضی ان فضل عليا فهو مبتدع وان انكر
خلافة الصديق فهو كافر
رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر
خلافت صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

۱۹۹/۶ لے فتاویٰ بزازیہ علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا نورانی کتب خانہ پشاور
۲۱۰۲۰/۴ لے برجندی شرح نقایہ کتاب الشہادۃ فصل یقبل الشہادۃ من اہل الحوار نو لکھنؤ
۳۱۸/۶ لے فتاویٰ بزازیہ علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا محجب کفارہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور
۱۲۱/۵ لے بجز الرائی باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۱۰۸/۱ لے مجمع الانهر شرح ملتی الابحار کتاب الصلوۃ فصل الجماعۃ سنۃ مؤکدۃ دار احیاء التراث العربی بیروت

اُسی کے صفحہ ۶۳۱ میں ہے :

یکفر بانکارہ صحبة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ
عنه وبانکارہ امامتہ علی الاصح وبانکارہ
صحبة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه علی الاصح

جو شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار
ہو کا فر ہے۔ یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار
کرے مذہبِ اصح میں کا فر ہے، یونہی عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار قولِ اصح پر کفر ہے۔

غنیۃ شرح منیۃ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۴ میں ہے :

المراد بالبیعت من یعتقد شیئاً علی خلاف
ما یعتقد اهل السنة والجماعة وانما
يجوز الاقتداء به مع الكراهة اذ لم یكن
ما یعتقدہ یؤدی الی الكفر عند اهل السنة
اما لو كان مؤدیا الی الكفر فلا يجوز اصلاً كالغلاة
من الرافض الذین یدعون الالوهیة لعلی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وان النیوة كانت
فغلط جبریل ونحو ذلك مما هو كفر و
كذا من یقذف الصدیقة او ینكر صحبة
الصديق او خلافته اولی سب الشیخین

بد مذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات کا اہلسنت جماعت
کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو، اور اس کی اقتدار کراہت کے
ساتھ اُس حال میں جائز ہے جب اُس کا عقیدہ اہلسنت
کے نزدیک کفر تک نہ پہنچتا ہو، اگر کفر تک پہنچائے
تو اصلاً جائز نہیں، جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کریم اللہ
تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں، یا یہ کہ نبوت ان کے لئے
مختص جبریل نے غلطی کی۔ اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر
ہیں، اور یونہی جو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو
معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا
انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے۔

کفایہ شرح ہدایہ مطبع ممبئی جلد اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی ص ۳۲ میں ہے :

بد مذہبی اگر کا فر کہے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو
مخلوق کہے، اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا انکار کرے اُس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

ان كان هو ا یكفر اهلہ كالجهمی والقدری
الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی
الذی ینكر خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لا تجوز الصلوة خلفه

۱۔ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر باب المرتبة فصل ان الفاظ الكفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۹۲/۱

۲۔ غنیۃ المستملی فصل الاولى بالامامة سہیل الکیڈیمی لاہور ص ۵۱۵

۳۔ مستخلص الحقائق باب فی بیان احکام الامامة مطبع کاشفی رام بروکس لاہور ۲۰۲/۱

الکفایۃ مع فتح القدر باب الامامة فوریر رضویہ سکھر ۳۰۵/۱

شرح کفر للملکین مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۰ علی ہاشم فتح المعین میں ہے،

في الخلاصة يصح الاقتداء باهل الاهواء والاجمية والجبرية والقدرية والرافضة الغالي ومن يقول بخلق القرآن والمشبّه، وجملة ان من كان من اهل قبلتنا ولم يغفل في هواه حتى لم يحكم بكونه كافرا فتجوز الصلوة خلفه وتكرهه و اراد بالرافضة الغالي الذي ينكر خلافة ابى بكر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

خلاصہ میں ہے بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھتی ہے سوائے جمیعہ تبرید قدریہ و رافضی غالی قائل خلق قرآن و مشبہ کے اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بد مذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اُسے کافر نہ کہا جائے اُس کے پیچھے نماز بکراہت جائز ہے۔ اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔

طحاوی علی مراقی الفلاح مطبع مصر صفحہ ۱۹ میں ہے،

ان انكر خلافة الصديق كفروا الحق في الفتح عمر بالصديق في هذا الحكم والحق في البرهان عثمان بهما ايضا ولا تجوز الصلوة خلف منكر المسموع على الخفيين او صبيحة الصديق ومن يسب الشيخين او يقذف الصديقة ولا خلف من انكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفره ولا يلف الى تاويله او اجتهدوا۔

یعنی خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے، اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے، اور برہان شرح مؤید الرحمن میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مس موزہ یا صاحبیت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھے، اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اُس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔

نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر ہاشم مجتبہ صفحہ ۴ اور نسخہ قدیم قلیہ مع الشرح فصل من کتاب السیر میں ہے،

ومن لعن الشيخين اوسب كافر وصحح تكفير منكر خلافت ال

ومن قال في الايدي الجوارح اكفر عتيق وفي الفاروق ذلك الاظهر

۲۰۸/۱ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

۱۶۵ ص

۲۰۸/۱ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

۱۶۵ ص

۲۰۸/۱ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

۱۶۵ ص

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرائے یا بُرا کہے کافر ہے، اور جو کہے یہ اللہ سے ہاتھ مراد ہے وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے اور خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار میں قولِ مصحح تکفیر ہے اور یہی دربارہ انکار خلافتِ فاروق رضی اللہ عنہ اظہر ہے۔

تیسرے المقاصد شرح وہبانیہ للعلامة الشرنبلالی قلمی کتاب السیر میں ہے،

الرافضی اذا سب ابا بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولعنہما یكون کافرا وان فضل علیہما علیا لا ینکفر وهو مبتدع۔
رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے یا ان پر تبرائے کافر ہو جائے، اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو ان سے افضل کہے کافر نہیں مگر اہ بد مذہب ہے۔

اسی میں وہیں ہے،

من انکر خلافة ابی بکر الصدیق فهو کافر فی الصحیح وکذا منکر خلافة ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الاظہر۔
خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہبِ صحیح پر کافر ہے، اور ایسا ہی قولِ اظہر میں خلافتِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی۔

فتویٰ علامہ توح آفندی پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبید اللہ آفندی، پھر مفتی المستفتی عن سوال المفتی،

پھر عقود الدریۃ مطبع مصر جلد اول ص ۹۲ و ۹۳ میں ہے،
الرافضی کفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر منها انہم ینکرون خلافة الشیخین و منها انہم یسبون الشیخین سود اللہ وجوہہم فی الدارین فمن اتصف بواحد من ہذا الامور فهو کافر ملقطاً۔
رافضی کافر ہیں طرح طرح کے کفروں کے مجمع میں از انجملہ خلافتِ شیخین کا انکار کرتے ہیں از انجملہ شیخین کو بُرا کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں رافضیوں کا منہ کالا کرے، جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔ ملقطاً۔

۱۔ تیسرے المقاصد شرح وہبانیہ للشرنبلالی

۲۔ " " " " " " " " " " " "

۳۔ عقود الدریۃ باب الردۃ والتعزیر

ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/۴ - ۱۰۳

شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہنا ایسا ہے جیسا
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی
کرنا، اور امام صدر شہید نے فرمایا: جو شیخین کو برا
کھے یا تبرائے کافر ہے۔

علمائے دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الہی سے موید
رہے، اُن سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انھوں نے
شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دیے، بہت سے
طویل بیان لکھے اور اس بارے میں رسالے تصنیف
کئے، اور انھیں میں سے جنھوں نے روافض کے کفر و
ارتداد کا فتویٰ دیا۔ محقق مفسر ابو مسعود آفندی عمادی
(سردار مفتیان دولت علیہ عثمانیہ) ہیں اور اُن کی عبارت
علامہ کو اکبری علی نے اپنے منظومہ فقہیہ مستحی بہ فرائد سنیہ
کی شرح میں نقل کی۔

اشباہ قلمی فن ثانی باب الرواة اور اتحاف ص ۱۸ اور القروی جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین

ص ۳۱ سب میں مناقب کروری سے ہے،
یکفر اذا انکر خلا فیکهما او یبغضهما لمحبة
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لهما۔
جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا اُن سے بغض رکھے
کافر ہے کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے محبوب ہیں

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں، تنویر الابصار متن درمختار
مطبع ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے،

اما سب الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فانہ
کسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وقال الصدر الشہید من سب الشیخین
اولعنہما یکفر۔

عقود الدریہ میں بعد نقل فتویٰ مذکورہ ہے،
وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة
العثمانیة لاسرالت مؤیدة بالنصرة العلیة
الاققاء فی شان الشیعة المذکورین وقد
اشبع الکلام فی ذلک کثیر منهم والتفوا فیہ
الرسائل ومن افق بنحو ذلک فیہم
المحقق المفسر ابو السعد افندی العمادی
ونقل عبارته العلامة الکواکبی الحلبي فی
شرحه علی منظومته الفقہیة المستمارة
بالفرائد السنیة۔

اشباہ قلمی فن ثانی باب الرواة اور اتحاف ص ۱۸ اور القروی جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین

ص ۳۱ سب میں مناقب کروری سے ہے،
یکفر اذا انکر خلا فیکهما او یبغضهما لمحبة
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لهما۔

جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا اُن سے بغض رکھے
کافر ہے کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے محبوب ہیں

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں، تنویر الابصار متن درمختار
مطبع ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے،

۱۰۴/۱	اردگ بازار قندھار افغانستان	باب الردة والتعزیر	لع عقود الدریة
۱۰۵/۱	" " " "	" " " "	" " " "
ص ۱۳	دائرہ معارف اسلامیہ، بلوچستان	کتاب السیر	لہ واقعات المفتین

کل مسلم است فتوبته مقبولة الا الکافر بسبب النبی او الشیخین او احدھما۔
ہر مرتہ کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات شیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا۔

اشباہ والنظائر قلمی فن ثانی کتاب السیر اور فتاویٰ خیرہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۴ و ۹۵ اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر ص ۸۶ میں ہے،

کافر تاب فتوبته مقبولة فی الدنیا والاخرۃ
الاجماعۃ الکافر بسبب النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وسائر الانبیاء ولسبب
الشیخین او احدھما۔
ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔
جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دُنیا و آخرت میں قبول ہے،
مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو
ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی
شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا، دوسرا وہ کہ

در مختار میں ہے،

فی البحر عن الجوهرۃ معنی بالشہید من سب
الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ
وبہ اخذ الدبوسی وابواللیث وهو المختار للفتویٰ
انتہی وجزم بہ الاشباہ واقراء المصنف
فقید ابواللیث ثمر قندی نے فتویٰ دیا، اور یہی قول فتویٰ کے لئے مختار ہے، اسی پر اشباہ میں جزم کیا اور علامہ
شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ غزالی قمر تاشی نے اسے برقرار رکھا۔
یعنی بحر الرائق میں بحوالہ جوہرہ نیزہ شرح مختصرہ در الامام
صدر شہبے سے منقول ہے جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا ان پر طعن کرے وہ کافر ہے
اس کی توبہ قبول نہیں، اور اسی پر امام دبوسی و امام
فقید ابواللیث ثمر قندی نے فتویٰ دیا، اور یہی قول فتویٰ کے لئے مختار ہے، اسی پر اشباہ میں جزم کیا اور علامہ
شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ غزالی قمر تاشی نے اسے برقرار رکھا۔

اور پُر ظاہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا، در مختار صفحہ ۲۸۳ میں،
موانعه الرق والقتل واختلاف الملتین
اسلاما وکفرا ملقطاً۔
یعنی میراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا
اور مورث و وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف۔

تبیین الحقائق جلد ۶ ص ۲۴۰ اور عالمگیری جلد ۶ ص ۴۵۴ میں ہے،

۱/ ۵۷-۲۵۶	مطبع مجتبائی دہلی	کتاب الجہاد	باب المرتد	۱/ ۱۰۲	دار المعرفۃ بیروت	۱/ ۳۵۷	مطبع مجتبائی دہلی	کتاب السیر	باب المرتدین	۲/ ۳۵۴	دار المعرفۃ بیروت
۱/ ۱۰۲	دار المعرفۃ بیروت	کتاب السیر	باب المرتدین	۱/ ۳۵۷	مطبع مجتبائی دہلی	۲/ ۳۵۴	دار المعرفۃ بیروت	کتاب الجہاد	باب المرتد	۱/ ۱۰۲	دار المعرفۃ بیروت
۱/ ۳۵۷	مطبع مجتبائی دہلی	کتاب السیر	باب المرتدین	۲/ ۳۵۴	دار المعرفۃ بیروت	۱/ ۱۰۲	دار المعرفۃ بیروت	کتاب الجہاد	باب المرتد	۲/ ۳۵۴	دار المعرفۃ بیروت
۲/ ۳۵۴	دار المعرفۃ بیروت	کتاب السیر	باب المرتدین	۱/ ۱۰۲	دار المعرفۃ بیروت	۲/ ۳۵۴	دار المعرفۃ بیروت	کتاب الجہاد	باب المرتد	۱/ ۱۰۲	دار المعرفۃ بیروت

اختلاف الدین ایضاً بمنع الاسرث والمراد به مورث و وارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے
الاختلاف بین الاسلام والكفر^۱ اور اس سے مراد اسلام و کفر کا اختلاف ہے۔

بلکہ رافضی خواہ وہابی خواہ کوئی کلمہ گو جو باوصف ادعائے اسلام عقیدہ کفر رکھے وہ تو بتصریح
ائمہ دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر صفحہ ۵۶۳ اور
درمختار صفحہ ۶۶۸ اور عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ میں ہے،

صاحب الہوی ان کان یکفر فهو بمنزلة بد مذہب اگر عقیدہ کفر یہ رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ
المرتد^۲ ہے۔

غرض متن در طبع مصر جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ میں ہے،

ذوہوی ان کفر فکا المرتد^۳ بد مذہب اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔
ملتی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد ۲ صفحہ ۶۸۹ میں ہے،

ان حکم بکفرہ بما امر تکبہ من الہوی اگر اُسی بد مذہبی کے سبب اُس کے کفر کا حکم
فکا المرتد^۴ دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے۔

نیز فتاویٰ ہندیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۴ اور طبع محمدیہ اور اس کی شرح حلیۃ ندیہ مطبع مصر جلد اول صفحہ

۲۰۷، ۲۰۸ اور برجندی شرح نقایہ جلد ۴ صفحہ ۲۰ میں ہے،

يجب اكفار الرافض في قولهم برجعة الاموات یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث
الى الدنيا (الى قوله) وهؤلاء القوم کافر کہنا واجب ہے، یہ لوگ دین اسلام سے
خارج ہیں ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام خارج ہیں ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام
احکام المرتدین کذا فی الظہیریۃ^۵ ہیں، ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے۔

اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں، مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتیٰ کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا

۱ تبیین الحقائق کتاب الفرائض المطبعة الکبریٰ الامیریہ مصر ۲۴۰/۶

۲ فتاویٰ ہندیہ الباب الثامن فی وصیۃ الذمی والحر بی نورانی کتب خانہ پشاور ۱۳۰/۶

۳ غرر الاحکام مع الدرر الحکام کتاب الوصایا فصل وصایا الذمی احمد کامل اسکانہ العلیمیہ مصر ۴۴۶/۲

۴ مجمع الانہر شرح ملتی الابحر کتاب الوصایا باب وصیۃ الذمی دار احیاء التراث العربی بیروت ۷۱۷/۲

۵ فتاویٰ ہندیہ باب المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۴/۲

ترکہ بھی ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۶ ص ۴۵۵ میں ہے :
 المرتد لایرث من مسلم ولا من مرتد مثله المرتد نہ کسی مسلمان اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا وارث
 کذا فی المحيطۃ ہوگا، ایسے ہی محیط میں ہے۔ (ت)

خزانۃ المفتین میں ہے :

المرتد لایرث من احد لا من المسلم ولا من المرتد کسی کا بھی وارث نہ بنے گا نہ مسلمان نہ ذمی اور
 الذمی ولا من مرتد مثله نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا۔ (ت)
 یہ حکم فقہی مطلق تہائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبراؤ انکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریات دین
 کا انکار نہ کرتے ہوں،

والاحوط فیہ قول التکاملین انہم ضلال اس میں محتاط متکلمین کا قول ہے کہ وہ گمراہ اور جہنمی
 من کلاب النار لا کفار وہ نہ ناخذ۔ کہتے ہیں کافر نہیں، اور یہی ہمارا مسلک ہے (ت)
 اور روافض زمانہ توہر کفر صرف تہائی نہیں بلکہ یہ تہائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً
 کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے، بہت عقاید کفریہ
 کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل مرد و عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں،

کفر اول : قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سورتیں امیر المؤمنین عثمان غنی ذوالنورین
 یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دئے، کوئی کہتا ہے یہ
 نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے
 تصرف بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے بالا جماع کافر مرتد ہے کہ صراحت قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے، اللہ
 عزوجل سورہ حج میں فرماتا ہے :

انا نحن نزلنا الذکر واتا له لحافطون۔ بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین
 ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ صفحہ ۴۲۸ میں ہے :

۱۔ فتاویٰ ہندیہ کتاب الفرائض الباب السادس فی میراث اہل الکفر الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۴۵۵/۶
 ۲۔ خزائن المفتین کتاب الفرائض ۲۵۰/۲
 ۳۔ القرآن الکریم ۹/۱۵

جلالین شریف میں ہے :

لحفظون من التبديل والتحريف والزيادة
والنقص^٢

جمل مطبع مصر جلد ۲ ص ۵۶۱ میں ہے :

بمخلاف سائر الكتب المنزلة فقد دخل فيها
التحريف والتبديل بمخلاف القرآن فانه
محفوظ عن ذلك لا يقدر احد من
جميع الخلق الانس والجن ان يزيد
فيه او ينقص منه حرفا واحدا او كلمة واحدة.

اللہ تعالیٰ سورہ حم السجده میں فرماتا ہے:
 وانه لكتب عزيزه لا ياتييه الباطل من
 بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم
 حميد

تفسير معالم التنزيل شریف مطبوع بمبئی جلد ۳ ص ۵
قال قتادة والسدى الباطل هو الشيطان
لا يستطيع ان يغير او يزيد فيه او ينقص
منه قال الزجاج معناه انه محفوظ من

له انذار المنزل المعروف بالبيضاو تحت آية انا نحن نزلنا الذكر الخ

۱۷ تفسیر جلالین " " " " "

١٣ الفروعات الالهيه " " " " "

٤٢ القرآن الكريم ٢١ / ٢١ و ٢٢

ہے، کچھ کم ہو جائے تو باطل سامنے سے آئے بڑھ جائے
تو پس پشت سے۔ اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے
محفوظ ہے۔

ان ينقص منه فيأتيه الباطل من بين
يديه او يزد فيه فيأتيه الباطل من
خلفه وعلى هذا المعنى الباطل الزيادة
والنقصان۔

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام بہام فخر الاسلام بزدوی مطبوع قسطنطنیہ

جلد ۳ ص ۸۸ و ۸۹ میں ہے:

قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت و حکم دونوں کا منسوخ ہونا
زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جائز تھا،
بعد وفات اقدس ممکن نہیں، بعض وہ لوگ کہ رافضی اور
نرے زندیق ہیں بظاہر مسلمان کا نام لے کر اپنا پردہ
ڈھانکتے ہیں اور حقیقتاً انھیں اسلام کو تباہ کرنا
مقصود ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن
ہے، وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی
اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب
وہ زمانہ منٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان
پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بیشک ہم نے
آمار یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا
ہی امام شمس الامم کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔

كان نسخ التلاوة والحكم جميعا جائزا في
حياة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فاما
بعد وفاته فلا يجوز ان قال بعض الرافضة والمحنة
من ينسخر باظهار الاسلام وهو قاصد الى
افساد هذا اجاز بعد وفاته ايضا ومن عمو
ان في القرآن كانت آيات في امامة علي وفي
فضائل اهل البيت فكتبتهم لصحابة فغير
تبق باند اس من مانهم والدليل على بطلان
هذا القول قوله تعالى انا نحن نزلنا الذكر
وانا له لحافظون، كذا في اصول الفقہ لشمس
الاثمة ملقطاً۔

امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۶۴ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کر کے

فرماتے ہیں،

یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم
یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے

وكذلك ومن انكر القرآن او
حرفا منه او غير شيئا منه

لے معالم التنزيل علی حاشی الخازن تحت آیت وانه لکتاب عزیز لا یأتیه الا مصطفیٰ ابابا مصر ۱۱۳/۶
لے کشف الاسرار عن اصول البزدوی باب تفصیل المنسوخ دار الکتاب العربی بیروت ۱۸۸-۸۹/۳

اعلم انی رأیت فی مجمع البیان تفسیر
الشیعة انه ذهب بعض اصحابهم الى ان
القرآن العیاذ باللہ کان نرا اذ علی هذا المکتوب
المقروء قد ذهب بتقصیر من الصحابة
الجامعین العیاذ باللہ لم یختر صاحب ذلك
التفسیر هذا القول فمن قال بهذا القول

فہو کافر لانکارۃ الضروری۔
کفر دوم: ان کا ہر تنفس سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کے یا جماع مسلمین کا فرے دین ہے۔ شفا رشریف صفحہ ۳۶۵ میں انہی اجماعی کفروں کے بیان میں ہے:

وَكَذَلِكَ نَقُطِعُ لَبْكَفِيرٍ غِلَاةِ الرَّافِضَةِ فِي قَوْلِهِمْ
 اِنَّ الْاِثْمَةَ اَفْضَلُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ
 اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں اُن غالی
 رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

امام اجل نووی کتاب الروضہ پیر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر صفحہ ۴۲ میں کلام شفا نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں، ملا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۲ صفحہ ۵۲۶ میں فرماتے ہیں:

هذا كفر صريح یہ کھلا کفر ہے۔ منہ الروض الاذہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ص ۱۴۶ میں ہے:

ما نقل عن بعض الكرامية من جواز كون الولي
افضل من النبي كفر وضلالة والحاد

وہ بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جواز ہے کہ ولی نبی سے
مرتبی میں بڑھ جائے یہ کفر وضلالت و بے دینی و

لـ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى فصل في بيان ما هو من مقالات المطبعة الشركة الصحافية ٢٤٣/٢

۳۸۶/۲ مسأله کل مجتبه فی المسأله الاجتهاد منشور الشریف الرضی قم ایران

٢٥٥/٢ فصل في بيان ماهو من المقالات

۵۹/۴

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی آخر فصل اول باب ثانی

واللفظ لهما ان الاجماع منعقد على ان

عیشک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کراہیت
کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اولیائے عظام سے
افضل ہیں۔

الانبياء افضل من الاولياء^٢

حلیقہ ندیہ بشرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۱۵ میں ہے،

التفضیل علی نبی تفضیل علی کل نبی ہے
کسی غیر نبی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے
افضل بتانا ہے۔

شرح عقائد سنی مطبع قدیم ص ۶۵ پھر طریقہ محمدیہ و حقیقہ ندیہ ص ۲۱۵ میں ہے :

واللفظ لهما (تفضیل الولی علی النبی) مرسل
ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل

کات اولاد کفر و ضلال کیف و هوت حقیر افضل بتانا کفر و ضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں

لننبي) بالنسبة الى الولي (وخرق الاجماع) ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی

حَدَّثَنَا جَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى فَضْلَةِ النَّبِيِّ عَلَى سَهْلِ نَبِيِّ كَيْفَ أَفْضَلَ هُوَ بِرِجَالِهِ أَمْلَ السَّلَامِ كَمَا

الولی الخ باختصارہ۔
اجماع ہے الخ اختصاراً۔

ارشاد الہادی شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ ۵۱ میں ہے :

النبي افضل من الولي وهو امر مقطوع به

والقائل بخلافه كافر لانه معلوم من خلاف كنهه والا كافر ہے کہ یہ ضروریاتِ دین سے

الشرع بالضرورة. - ٤ -

له من الرض الا زهر شرح الفقه الاكر باب الى لا يبلغ درجة النبي مصطفى الباني مصر ص ١٢١

٢٤ طابقه محمدیه ان الوالی لا یبلغ درجۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکتبہ حنفیہ کوٹہ ۸۴/۱

۳۵ الحمد لله الذی شرح الطریقه المحمديه والاستغفار بالشرعۃ کفر مکتبه نوریه وضو فیصل آباد ۳۱۵/۱

319/1 " " " " " " " " " " " " "

۵۵ ارشاد الساری کتاب العلم باب ما یستحب للعالم اذا سئل ای الناس اعلم دار الکتاب العربی ۲۱۳/۱

$\frac{1}{x^2} = x^{-2}$

رد افض کے مجتہدانِ حال نے اپنے فتوؤں میں ان صریح کفروں کا صاف اقرار کیا ہے۔
یہ فتویٰ رسالہ تکملہ رد و افض و رسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیٹاپور ۱۲۹۳ھ
۱۸۷۶ء میں مفصل مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

فتویٰ (۱): چہ می فرمایند مجتہدین دریں مسئلہ کہ
مرتبہ ولی مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام از سائر
انبیائے سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل است
یا نہ؟ بئینوا و تو جبروا۔
فتویٰ (۲): کیا فرماتے ہیں مجتہدین دین اس مسئلہ
میں کہ ولی مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام ماسوائے
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باقی تمام
انبیائے سابقین سے افضل ہیں یا نہیں؟ بئینوا
تو جبروا۔

الجواب: افضل است واللہ اعلم۔

ہو العاۃ ۱۲۸۳ھ

ہو العاۃ ۱۲۸۳ھ

الراقم میر آغا عفی عنہ
فتویٰ (۲): چہ میفرمایند دریں مسئلہ کہ در کلام
مجید جمع کردہ عثمان تحریف از تخریج آیات مدائح
جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ؟
جواب: ایں امر بر سبیل جزم و قطع ثابت نیست
لیکن متحمل است۔ واللہ اعلم۔
الراقم میر آغا عفی عنہ

فتویٰ (۳): مسئلہ دوم مرتبہ اہلبیت نبوی
صلوات اللہ علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتضیٰ
از سائر انبیاء افضل است یا نہ؟
جواب: البتہ مراتب ائمہ ہدی از سائر انبیاء بلکہ
رسولان اولوا العزم سوائے حضرت خاتم المرسلین
صلوات اللہ علیہ زیادہ بود و رتبہ جناب امیر نیز۔

جواب: البتہ ائمہ ہدی کا مرتبہ تمام انبیاء بلکہ
رسولوں سے ماسوائے خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ کے
زیادہ تھا اور رتبہ جناب امیر کا بھی۔

سید علی محمد ۱۲۹۳ھ

سید علی محمد ۱۲۹۳ھ

فتویٰ (۴) : مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ ؟
جواب : تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرف قرآن در نظم و ستر آن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین و یقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و بچنین نقصان بعضی آیات واردہ در فضیلت اہلبیت علیہم السلام مدلول قرآن بسیار و آثار ایشمار۔

فتویٰ (۴) : سا تو ان مسئلہ، عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں تحریف اور کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں؟
جواب : قرآن کے جامع بلکہ جلانے والے اور تحریف کرنے والے کی تحریف نظم قرآن یعنی ترتیب آیات میں فریقین کے مفسرین کے کلام اور نظم قرآن کے عنوان سے واضح ہے، اور یونہی اہلبیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے قرآن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے۔

سید علی محمد

سید علی محمد

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پر دکار ہوتے ہیں، اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتویٰ بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا، بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم و پیشوا و مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ شفاء شریف ص ۳۶۲ میں انہیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے:

ولہذا نکفر من لم یکفر من دان بغير صلة المسلمين من الملل او وقف فيهم او شك او صحیح مذہبہم وان اظهر مع ذلك الاسلام واعتقده واعتقداً بطلال کل مذہب سواہ فہو کافر یا ظہاراً یا باظہاراً من خلاف ذلك۔
 ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اُس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

اُسی کے صفحہ ۳۲۱ اور فتاویٰ برازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۲ اور درر وغرر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۰ اور فتاویٰ خیر جلد اول صفحہ ۹۳ و ۹۵ اور درمختار صفحہ ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۸ میں ہے :

من شك في كفره وعذابه فقد كفر^۱
جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بالیقین
خود کافر ہے۔

علمائے کرام نے خود و افض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی، علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی و علامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول ص ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں،

ہوۃ الکفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر
ومن توقف فی کفرہم فہو کافر مثلہم
یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع میں جو ان کے کفر
میں توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے
اھ مختصراً۔

علامۃ الوجود مفتی ابوالستود اپنے فتاویٰ پھر علامہ کو ابی شرح فرامہ سفیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحادیۃ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں:

اجمع علماء الاعصار علی ان من شك
فی كفرهم كان كافرا۔^۳

تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جو ان رافضیوں
کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

تنبیہ جلیل : مسلمانو! اصل مدار ضروریات دین میں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی اُن کا وہی حکم رہے گا کہ متکبر یقیناً کافر مثلاً عالم بجمیع اجزاء حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان وزمین کا حدوث ارشاد ہوا ہے مگر باجماع مسلمین کسی غیر حند اکو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے جس کی اسانید کثیرہ فقیر کے رسالہ مقامہ الحدید علیٰ خد المنطق المجید کا میں مذکور تو وہ وہی ہے کہ حدوث جمیع ماسوی اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں۔ اعلام امام ابن حجر ص ۱۵۱ ہے :

مَرَادُ النَّوَوِيِّ فِي الرُّوضَةِ أَثَابُ الصَّوَابِ علامہ نووی نے روضہ میں یہ زائد کہا کہ درست

۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	----

تقییدہ بما اذا اجمحد مجمعا علیہ یعلم من
 دین الاسلام ضرورة سواء كان فیہ نص
 ام لا۔
 یہ ہے اسے اس چیز سے مقید کیا جائے جس کا ضروریات
 اسلام سے ہونا بالاجماع معلوم ہو اس میں کوئی
 نقص ہو یا نہ ہو۔ (ت)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم جو بحمد اللہ تعالیٰ
 شرقاً غرباً قرآن فقرنا تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمان بلا کم و کما
 وہی تنزیل رب العالمین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں
 میں ان کے ایمان ان کے اعتقاد ان کے اعمال کے لئے چھوڑی، اسی کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے
 مصئون و محفوظ، اور اسی کا وعدہ حق صادقہ انا لہ لحافظون میں مراد و ملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین سے ہے
 نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص و تحریف سے
 محفوظ نہیں، ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن
 بغل کمان میں دبائے بیٹھی ہے "انا لہ لحافظون" کا مطلب یہی ہے یعنی مسلمانوں سے عل تو اسی حرف تبدل
 ناقص نامکمل پرکرائیں گے اور اس اصلی جلی کو ص

www.alahazratnetwork.org

برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر

(رکھنے کے لئے پتھر اور سونا برابر ہیں۔ ت)

کی کھوہ میں چھپائیں گے، گویا "حافظون" کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں گے، انہیں اس کی
 پرچھائیں نہ دکھائیں گے، بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بدل جائے
 مگر علم الہی و لوح محفوظ میں تو بدستور باقی ہے حالانکہ علم الہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی، پھر قرآن کی
 کیا خوبی نکلی۔ توریت و انجیل درکنار، مہل سی مہل ردی سی ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے رہا
 بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہوگئی ہو علم الہی و لوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے ایسی ناپاک تاویلات ضروریات
 دین کے مقابل نہ مسموع ہوں نہ ان سے کفر و ارتداد اصلاً مدفوع ہوں ان کی حالت وہی ہے جو نوحیہ نے آسمان کو
 بلندی، جبریل و ملائکہ کو قوت خیر، ابلیس و شیاطین کو قوت بدی، حشر و نشر و جنت و نار کو محض روحانی
 نہ جسدی بنالیا۔ قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین، ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات سے
 بدل دیا، ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں، بت پرست لا الہ الا اللہ

کی تاویل کر لیں گے کہ یہ افضل و اعلیٰ میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لافتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار (علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذو الفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔ ت) وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مرتدان لیام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات و شفا ہے وباللہ التوفیق والحمد للہ رب العالمین۔

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا، اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگر چہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصل کچھ حصہ نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام، جوان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر ہے دین ہے، اور اُس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے سچے مسلمان سنی بنیں، وباللہ التوفیق واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ
عفی عنہ بحمد المصطفیٰ الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادرے

عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں